جلد ۲۳ | ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ | یوم جمعہ | مطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۷۰

"احسان" قدرِ خود بشناس

عملۂ احسان سے، عملۂ اخبار "الفضل" مباہلہ کرنے کیلئے تیار ہے

زعمائے احرار کی کذب بیانیوں افتراء پردازیوں اور الزام تراشیوں کے مقابلہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کو مباہلہ کا جو چیلنج دیا۔ اور جس میں ان کو نام بنام مخاطب فرمایا ہے۔ اس کا جواب دینے کے وُہی ذمہ وار ہیں۔ لیکن اخبار "احسان" کے "مدیر و سر دبیر" خواہ مخواہ درمیان میں آ کودے۔ اور انہوں نے اعلان کر دیا۔ کہ "ہر مسلمان مرزائیوں سے مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہے" ہم نے اس ادعائے باطل کی لغویت ثابت کرنے کے لئے ہر مسلمان کے متعلق نہیں۔ بلکہ صرف "مدیر و سر دبیر" کی اپنی ذات اور لیڈران احرار کے متعلق یہ مطالبہ کیا۔ کہ

"اگر مدیر احسان بھی اپنے آپ کو انہی مسلمانوں میں سے سمجھتا ہے۔ جو جماعت احمدیہ سے مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ تو وُہ فوراً اپنے اخبار میں اس کا اعلان کر دے اور اگر مردِ میدان ہے۔ تو اپنے علماء اور مذہبی راہ نماؤں کو لے کر سامنے آ ئے"۔

اس پر مدیر "احسان" کو بنیئے کے تراز و کی طرح اپنا وُہ "البرز شکن گرز" یاد آ گیا۔ جسے مدت ہوئی "بفضل" توڑ پھوڑ چکا ہے۔ اور جسے ناقابلِ مرمت سمجھکر "احسان" دم بخود رہ چکا تھا۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

"اس فقیر حقیر کی کوشش یہ تھی۔ کہ مرزائی اپنے عقائد باطلہ سے تائب ہو کر سچے اور سیدھے سادے مسلمان بن جائیں۔ لیکن وُہ اپنی خطاؤں پر اصرار کر رہے ہیں۔ اور وُہ اپنے جھوٹ پر بضد قائم رہنا چاہتے ہیں۔ نیز وُہ اس عذاب موعود کے لئے جو ایسے خطا کاروں کے لئے کارخانہ الٰہی میں مقدر ہو چکا ہے جلد بازی کرنے لگے ہیں۔ اس لئے میں آج یہ اعلان کر دینے پر مجبور ہوں۔ کہ وُہ اپنے امام کی معرفت اس خاکسار سے مباہلہ کر لیں۔ ان کا امیر اپنے اہل و عیال کو لے کر مقررہ تاریخ پر کسی ایسے مقام پر پہونچ جائے۔ جو باہمی گفت و شنید سے طے ہو"۔

ان الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے متعلق قضاء و قدر کے تمام اختیارات پر گویا "مدیر و سر دبیر فقیر حقیر احسان" نے قبضہ جما لیا ہے اور اس وقت تک جماعت احمدیہ کا ہر ایک فرد صفحۂ عالم میں صرف اس لئے سانس لے رہا ہے کہ ضلع جالندھر کے ایک گاؤں کی مسجد کے ایک ملا کا فرزند ارجمند مرتضیٰ احمد عفو اور رحم شفقت اور درگزر سے کام لے رہا۔ اور یہ کوشش کر رہا تھا۔ کہ "مرزائی اپنے عقائد باطلہ سے تائب ہو کر سچے اور سیدھے سادے مسلمان بن جائیں"۔ لیکن اب چونکہ وُہ جلال میں آ گیا۔ اور اس کی پیشانی پر بل پڑ گیا ہے۔ اس لئے وُہ جماعت احمدیہ کو "عذابِ موعود" کا مزا چکھا دینے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ اب ممکن نہیں ساری دُنیا میں کہیں کوئی احمدی اس کی زد سے بچ سکے۔ اور اس کے لئے اس نے یہ اعلان کیا ہے۔ کہ احمدی "اپنے امام کی معرفت اس خاکسار سے مباہلہ کر لیں"۔

قطع نظر اس بڑ سے جو جماعت احمدیہ پر عذاب لانے کے لئے ہانکی گئی ہے کہنا پڑتا ہے "احسان" قدرِ خود بشناس۔ کیا جماعت احمدیہ کو مباہلہ کا چیلنج دینے والے اور "عذاب موعود" سے ڈرانے والے میں اتنی بھی عقل و سمجھ باقی نہیں رہی۔ کہ وُہ اپنی حیثیت اور پوزیشن پر غور کر کے دیکھ سکے۔ کہ ایک جماعت کے مقابلہ میں اسے اس قسم کا مطالبہ کرنے کا حق ہی کیا ہے۔ اور خود کس قدر لوگوں کا نمائندہ ہے۔ "مدیر و سر دبیر احسان" کیا ہے ایک ایسا ایڈیٹر ہے۔ جو پیٹ پالنے کی خاطر اس وقت تک کئی اخباروں میں مارا مارا پھر چکا ہے اور اب تھوڑے عرصہ سے "احسان" کے دفتر میں ملازم رہ کر کام کر رہا ہے۔ آج اگر مالکِ "احسان" کی مرضی اور منشا کے خلاف ایک لفظ بھی وُہ زبان قلم سے نکالے۔ تو یہاں سے بھی اسے بوریا بستر اٹھا لینا پڑیگا۔ پھر اس کا یہ مطالبہ کرنا کہ جماعت احمدیہ اپنے امام کی معرفت اس سے مباہلہ کر لے۔ اور جماعت احمدیہ کا امام مع اہل و عیال اس سے مباہلہ کرنے کے لئے پہنچ جائے۔ لغویت کی انتہا نہیں۔ تو اور کیا ہے؟

مدیر "احسان" کی انتہائی شان یہی ہے۔ کہ وُہ ایک شخص کی ملازمت میں ایک اخبار کا ایڈیٹر ہے اور بس۔ پھر اسے یہ حق کیونکر حاصل ہو گیا۔ کہ اپنے آپ کو تمام مسلمانوں کا نمائندہ اور قائم مقام سمجھ لے اور ایک جماعت کے امام کے سوا کسی سے مباہلہ کرنا اپنی شان کے منافی خیال کرے۔ خاص کر اس صورت میں جبکہ وُہ اخبار اپنے وقار کی قلعی خود ہی کھول چکا ہے۔ حال ہی میں جب "احسان" سے ضمانت طلب کی گئی تو اسے اعلان کرنا پڑا۔ کہ

"بعض شقی القلب ایجنٹ اور اشتہاری حضرات اس خیال سے احسان کی واجب الادا رقوم کی ادائگی میں تساہل برت رہے ہیں۔ کہ خدانخواستہ ضمانت طلبی کی اس ضرب کاری کی تاب نہ لا کر بند ہو جائیگا۔ وُہ احسان کی رقمیں شیر مادر کی طرح ہضم کر جائینگے۔ ...... ایسے شقی القلب لوگوں کو خوفِ خدا کرنا چاہیئے۔ جو ایک قومی ترجمان کو مبتلائے مصیبت دیکھ کر ہمدردی کرنے کی بجائے خوش ہو رہے ہیں"۔ (احسان ۱۲ ستمبر)

اس سے ظاہر ہے۔ کہ عام مسلمانوں میں نہیں۔ بلکہ ان میں جو "احسان" کا مطالعہ کرتے اور اس کے ساتھ مالی فوائد وابستہ رکھتے ہیں۔ "احسان" کو کس قدر وقعت حاصل ہے۔ اور جس اخبار کی یہ وقعت ہو۔ اس کے "مدیر" کی جو قدر و قیمت ہو سکتی ہے۔ وُہ بھی ظاہر ہے۔

ایسے شخص کا ایک جماعت کے امام کو مباہلہ کے لئے بلانا محض مفت کی شہرت حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہے۔ اور اخبار میں ہنگامہ آرائی کے لئے ایک راہ نکالنا ورنہ اگر اسے مباہلہ کا ایسا ہی شوق ہے اور جماعت احمدیہ پر نازل ہونے والا عذاب اس کی زبان و قلم سے معلق ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ وہ زعمائے احرار کو یہ خوشخبری نہیں سناتا۔ اور ان کا نمائندہ بن کر میدان مباہلہ میں نہیں آجاتا۔ اگر وہ اُسے اپنا نمائندہ قرار دے لیں۔ اور یہ اعلان کر دیں۔ کہ وہ اس کے ساتھ شریک ہو کر مباہلہ کیلئے تیار ہیں تو پھر جماعت احمدیہ کے اسی قدر لوگ جتنے احرار مباہلہ کرنیکے لئے جمع ہونگے اپنے امام کے ساتھ مقررہ تاریخ پر کسی ایسے مقام پر پہنچ جائیں گے۔ جو باہمی گفت و شنید سے طے ہو۔ لیکن اگر مدیر "احسان" احرار سے اس قسم کی نمائندگی حاصل نہیں کر سکتا۔ اور یقیناً نہیں کر سکتا۔ کیونکہ احرار اپنے ترجمان "مجاہد" میں مدیر "احسان" کے متعلق یہ اعلان کر چکے ہیں۔ کہ اس نے کبھی بھی اپنے اخبار میں صدق و حقانیت کا ثبوت دینا گوارا نہیں کیا۔ تو پھر اس کے لئے ہماری اس گزارش پر عمل کرنا ہی بہتر ہے۔ کہ "احسان قدر خود بشناس" ہاں ایک اور صورت بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ مدیر "احسان" اگر سنجیدگی کے ساتھ مباہلہ کے لئے تیار ہیں۔ تو اپنے تمام عملہ سمیت میدان میں آئیں۔ ان کے مقابلہ میں مدیر الفضل اپنے تمام عملہ سمیت آنے کے لئے تیار ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے "الفضل" کی جماعت احمدیہ میں اس سے بہت زیادہ قدر و وقعت ہے۔ جس قدر دوسرے مسلمانوں میں "احسان" کی ہے۔ اس لئے مدیر "احسان" کے لئے اس قسم کا کوئی عذر پیش کرنے کی قطعاً گنجائش نہیں۔ کہ اس سے مباہلہ کرنے والے اس کی شان کے شایان نہیں پس اگر اس میں ہمت ہے تو آئے۔ اور اخبار "احسان" کے تمام ارکان عملہ کی نام بنام فہرست شائع کر کے اعلان کر دے۔ کہ وہ مباہلہ کے لئے تیار ہیں۔ اس پر ہم بھی "الفضل" کے عملہ کی نام بنام فہرست شائع کر دیں گے اور پھر مقررہ تاریخ پر کسی ایسے مقام پر پہنچ جائیں گے۔ انشاء اللہ جو باہمی گفت و شنید سے طے ہو۔ کیا مدیر "احسان" اور اس کا تمام عملہ اس کے لئے تیار ہے؟

مدیر "احسان" نے اپنے مضمون کے آخر میں یہ نوٹ لکھا ہے۔ کہ "الفضل کو چاہیئے۔ کہ جواب لکھنے سے پہلے اس مضمون کو تمام و کمال اپنے کالموں میں درج کرے۔ ہم اس کے جواب کو اپنے ہاں درج کریں گے"۔ لیکن چونکہ ہمیں یقین نہیں۔ کہ "احسان" اپنا وعدہ پورا کرے۔ اس لئے ہم اعلان کرتے ہیں۔ کہ اگر "احسان" ہمارا یہ مضمون شائع کر دے۔ تو اس کا مضمون لفظ بلفظ ہم "الفضل" میں نقل کر دیں گے ؛

احرار سے خطاب

عہد ہے محمود کا عہدِ شبابِ زندگی
کیوں نہ ہو پھر جوش میں موجِ شرابِ زندگی

ہے نگاہِ لطفِ ساقی زندہ نبضِ جان کا
تابشِ برقِ تبسم میں ہے آبِ زندگی

موت کو اپنی متاعِ زندگی سمجھے ہیں وہ
جو سمجھتے عمرِ فانی ہیں سرابِ زندگی

کیا حقیقت زندگی کی خاک آئے گی نظر
جب تلک حائل رہے آگے حجابِ زندگی

آہ آتشِ بار کی ظالم تجھے پروا نہیں
ظالموں پر کیا نہیں آتا عذابِ زندگی

دشمنانِ احمدیت کیا مٹائیں گے ہمیں
خود مٹے گا ٹوٹ کر ان کا حبابِ زندگی

جل چکی ہے مجلسِ احرار کی شمعِ حیات
ختم ہونے کو ہے اب ان کا حسابِ زندگی

سعیِ لاحاصل سے انکے ہاتھ میں آیا نہ کچھ
نامرادی کیا یہ ان پر ہے عتابِ زندگی

آرزوئیں ہو کے خوں انکے دلوں میں گھٹ گئیں
اک پریشاں خواب نکلا انکا خوابِ زندگی

ہے مسیحِ وقت کے فیضانِ قدسی کا اثر
کھل گیا ہے ہم پہ جو رازِ کتابِ زندگی

خاکسار سید ابوالحسن قدسی

یوم احتجاج مسجد شہید گنج منایا جائے

صدر آل انڈیا نیشنل لیگ کے اعلان کے مطابق ہر جگہ کی نیشنل لیگ کو چاہیئے۔ کہ ۲۰ ستمبر بروز جمعہ یوم احتجاج پورے اہتمام کے ساتھ منایا جائے۔ سیاہ جھنڈیاں اور سیاہ نشان استعمال کئے جائیں۔ قادیان کی نیشنل لیگ اس دن کے متعلق مناسب تیاری کر رہی ہے ؛

احراری کارگزاری

ایک دلچسپ پنجابی نظم

ابو عبید اللہ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے جو پنجابی زبان کے نہایت اعلیٰ شاعر ہیں۔ اور جن کی پنجابی نظم کی کتابیں "یاقوت خالص" "سیرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم" وغیرہ کافی شہرت حاصل کر چکی ہیں۔ "احراری کارگزاری" کے نام سے ۱۶ صفحہ کا ایک رسالہ پنجابی نظم میں شائع کرایا ہے۔ جس میں نہایت عمدگی کے ساتھ احرار کی فتنہ پردازیوں۔ اور ان کی غداریوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ احباب کو اس کی متعدد کاپیاں منگا کر کثرت سے دیہاتی مسلمانوں میں تقسیم کرنی چاہئیں۔ تاکہ ان پر احرار کی حقیقت ظاہر ہو۔ اور وہ ان کے دھوکہ میں آنے سے بچ سکیں۔ قیمت فی رسالہ ۲ پیسے ہے۔ جو لاگت کے مساوی ہے۔ احباب کتاب گھر قادیان سے یہ دلچسپ ٹریکٹ بہت جلد منگا لیں ؛

علاقہ کھاریاں میں احراریوں کی شرمناک حرکات

ہم اس سے قبل بھی حکام ضلع گجرات کو بذریعہ اخبار الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۳۵ء مطلع کر چکے ہیں۔ کہ تحصیل کھاریاں کے بعض مواضعات مثلاً پنجوڑیاں۔ ڈھنگ اور تہال وغیرہ میں ایک احراری نے احمدیوں کے خلاف عوام کو اشتعال دلا کر نہایت تکلیف دہ صورت پیدا کر رکھی ہے۔ اور موضع ڈھنگ کے میاں محمد عبد اللہ صاحب احمدی کو سخت تنگ کیا جا رہا ہے۔ ہم نے حکام ضلع کو اس صریح ظلم کے انسداد کی طرف توجہ دلائی تھی۔ مگر صدائے برنخاست اب جبکہ چھ ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اور حکام نے اس طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ ہم دوبارہ ذمہ دار افسران کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ احراری مفسد کے خلاف ضرور ایکشن لیں۔ ورنہ حالات کے زیادہ بگڑ جانے کا سخت اندیشہ ہے۔ کیونکہ مفسد احراری دیہات کا دورہ کر کے لوگوں کو اس بات پر آمادہ کر رہا ہے۔ کہ احمدیوں کو قتل کر دو۔ اور جو احمدی تمہارے گاؤں میں بستے ہیں۔ ان کا سامان وغیرہ چھین لو۔ کیونکہ ان کا مال کھانا حلال ہے۔ میاں محمد عبد اللہ صاحب کی فصل اجاڑنے کے لئے مال مویشی فصل میں سے گزارا جاتا ہے۔ اسی طرح میاں شاہ محمد صاحب ساکن پنجوڑیاں کو جس نے حال ہی میں احرار کی بد اخلاقی سے متنفر ہو کر احمدیت قبول کی ہے مار پیٹ کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ (نامہ نگار)

ڈپٹی عبداللہ آتھم کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مشروط پیشگوئی

(۲)

گزشتہ اشاعت میں بتایا جا چکا ہے کہ ڈپٹی عبد اللہ آتھم کی ہلاکت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی عدم رجوع الی الحق کی شرط کے ساتھ مشروط تھی۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف الفاظ میں فرمایا۔

"وہ انہیں دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائیگا بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے" جس کا صاف مطلب یہ تھا۔ کہ اگر وہ حق کی طرف رجوع کریگا۔ تو ہلاک نہیں ہوگا۔ واقعات نے بتا دیا۔ کہ آتھم نے رجوع الی الحق کیا۔ اور اس نے اپنے سابقہ معاندانہ رویہ سے کامل طور پر دستکش ہو کر اسلام پر حملے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرنا بالکل چھوڑ دیا۔ اور پیشگوئی کا خوف اس کے دل پر اس حد تک بڑھ گیا۔ کہ وہ دیوانگی کی حالت میں شہر بشہر پھرنے لگا۔ کبھی شدت خوف سے اسے یوں معلوم ہوتا۔ کہ سانپ اسے ڈسنے کے لئے دوڑے آتے ہیں۔ کبھی نیزوں اور کبھی بندوقوں اور تلواروں والے اپنے اوپر حملہ آور دیکھتا۔ ایسی حالت میں کیا یہ مناسب نہیں تھا۔ کہ خدا تعالےٰ اس شرط کے ماتحت جس کا پیشگوئی میں وضاحتاً ذکر تھا۔ آتھم کو پندرہ مہینہ میں ہلاک نہ کرتا۔

خدا تعالےٰ نعوذ باللہ کینہ توز نہیں وہ نہایت ہی رحیم و کریم۔ اور سزا دینے میں دھیما ہے۔ وہ جب دیکھتا ہے۔ کہ میرا ایک بندہ میرے عذاب سے خائف ہے تو اگرچہ پیشگوئی میں کوئی بھی شرط نہ ہو پھر بھی اپنے عذاب کو ٹال دیتا ہے۔ اور اس قسم کے رجوع الی الحق میں یہ ضروری نہیں ہوتا۔ کہ انسان اپنے مذہب کو تبدیل کرے۔ بلکہ ایک عیسائی عیسائیت کی حالت میں۔ یہودی یہودیت کی حالت میں اور ہندو اپنی ہندوانہ حالت میں اگر خدا تعالےٰ کے خوف سے ڈر جائے۔ تو خدا تعالیٰ اسے عذاب سے بچا لیتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی بنا پر لیکھرام کی ہلاکت پر لکھا۔

"اگرچہ میں لیکھرام کے معاملہ میں اس بات سے تو خوش ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ کی پیش گوئی پوری ہوئی۔ مگر دوسرے پہلو سے غمگین ہوں۔ کہ وہ عین جوانی کی حالت میں مرا۔ اگر وہ میری طرف رجوع کرتا۔ تو میں اس کے لئے دعا کرتا۔ تا یہ بلا ٹل جاتی۔ **اس کے لئے ضروری نہ تھا۔ کہ اس بلا کے رد کرانے کے لئے مسلمان ہو جاتا بلکہ صرف اس قدر ضروری تھا کہ گالیوں اور گندہ زبانی سے اپنے موہنہ کو روک لیتا**" (حقیقۃ الوحی صـ ۲۸۹)

چونکہ آتھم نے اس رنگ میں رجوع کر لیا اور گالیوں۔ اور گندہ زبانی سے اپنے موہنہ کو روک لیا۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے آنے والے عذاب سے اسے بچا لیا۔

قرآن کریم سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ انابت۔ تضرع۔ اور اللہ تعالےٰ کی طرف توجہ کرنے سے عذاب الٰہی ٹل جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں عذاب دخان کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کفار اسے دیکھ کر یہ دعا کریں گے۔ ربنا اکشف عنا العذاب انا مومنون اے خدا اس عذاب کو ہم سے دور کر دے ہم ایمان لے آئیں گے۔ مگر فرماتا ہے انا کاشفوا العذاب قلیلاً انکم عائدون ہم کچھ عرصہ کے لئے تم سے عذاب تو دور کر دیں گے۔ مگر تم پھر اپنے کفر کی طرف لوٹ جاؤ گے۔ یہ آیت اس امر پر قطعیۃ الدلالت ہے کہ اللہ تعالےٰ گو یہ بھی جانتا ہو۔ کہ عذاب دور ہو جانے کے بعد پھر وہ شخص اپنی کفر والی حالت پر قائم ہو جائے گا۔ وقتی تضرع کی وجہ سے عذاب اس سے ہٹا لیتا ہے۔ اسی طرح فرماتا ہے ما کان اللہ معذبہم وہم یستغفرون (انفال ع) یعنی اللہ تعالےٰ اس صورت میں عذاب نازل نہیں کیا کرتا۔ جب کوئی شخص استغفار کر رہا ہو۔ اور اللہ تعالےٰ کی طرف اس کا رجوع ہو۔ دوسری جگہ فرماتا ہے ما کان ربک لیہلک القریٰ بظلم واہلہا مصلحون (ہود ع) یعنی جب کسی بستی کے لوگ اپنے اندر نیکی کی روح رکھتے ہوں۔ تو خدا تعالےٰ اسے اپنی ہلاکت سے بچا لیتا ہے۔ پھر فرماتا ہے واذا مس الانسان الضر دعانا لجنبہ او قاعداً او قائماً۔ فلما کشفنا عنہ ضرہ مر کان لم یدعنا الی ضر مسہ کذالک زین للمسرفین ما کانوا یعملون یعنی جب کسی انسان کو تکلیف پہونچتی ہے۔ تو وہ لیٹے بیٹھے اور کھڑے خدا تعالےٰ کو پکارتا ہے۔ لیکن جب ہم اس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں۔ تو وہ یوں ہو جاتا ہے کہ گویا نہ کبھی اسے کوئی دکھ پہنچا۔ اور نہ اس نے کبھی ہمیں پکارا۔

فرعونیوں کے ذکر میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جب ان پر عذاب آتا۔ تو وہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے پاس آتے اور کہتے۔ یا ایہا الساحر ادع لنا ربک بما عہد عندک اننا لمہتدون۔ اے جادوگر ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کر۔ ہم ہدایت اختیار کرلیں گے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا کے نتیجہ میں ان سے عذاب دور ہو جاتا۔ تو وہ پھر اپنے عہد کو توڑ دیتے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فلما کشفنا عنہم العذاب اذا ہم ینکثون۔ یعنی جب ہم عذاب دور کرتے۔ تو وہ اپنے وعدہ کی خلاف ورزی کر دیتے۔ فرعونیوں نے اسی طرح کئی دفعہ جھوٹے وعدے کئے۔ اور جعلی رجوع کا اظہار کیا۔ مگر ہر دفعہ اللہ تعالےٰ نے ان سے اپنا عذاب دور کر لیا۔ وہ لوگ جو اس خیال باطل میں گرفتار رہتے ہیں۔ کہ عذاب سے بچنے کے لئے نبی پر ایمان لانا شرط ہے یا کہا کرتے ہیں۔ کہ آتھم کا رجوع الی الحق تب ثابت ہوتا جب وہ حلقۂ احمدیت میں شامل ہو جاتا۔ انہیں قرآن کریم کی اس آیت پر غور کرنا چاہیئے۔ فرعونی حضرت موسٰی علیہ السلام کو ساحر کہہ کر پکارتے۔ اور اپنے سابقہ مذہب پر ہی قائم رہتے ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ اتنے سے رجوع کا انہیں فائدہ دیتا۔ اور عذاب ان سے دور کر لیتا ہے کیا اس سے صاف معلوم نہیں ہوتا۔ کہ عذاب سے بچنے کے لئے نبی پر ایمان لانا شرط نہیں؟

بعض اور امور سے بھی ثابت ہے۔ کہ رجوع سے اللہ تعالےٰ عذاب دور کر دیا کرتا ہے۔ چنانچہ انہی میں سے حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کا واقعہ بہت مشہور ہے۔ حضرت یونس علیہ السلام نے انہیں کہا تھا۔ کہ چالیس دن تک تم پر عذاب آ جائیگا مگر فتضرعوا الی اللہ فرحمہم وکشفت عنہم (تفسیر کبیر جلد ۵ صـ ۴۳) وہ خدا تعالیٰ کے سامنے روئے اور گڑگڑائے۔ تو خدا تعالےٰ نے ان پر رحم کیا۔ اور ان سے عذاب ٹال دیا۔

تفسیر بیضاوی میں لکھا ہے۔ وعید الفساق مشروط بعدم العفو (آل عمران سیپارہ رکوع زیر آیت ان اللہ لا یخلف المیعاد) کہ اللہ تعالےٰ کفار کے متعلق جب عذاب کی پیشگوئی کرتا ہے۔ تو ہمیشہ اس میں مخفی طور پر یہ شرط ہوتی ہے۔ کہ اگر خدا تعالےٰ نے معاف نہ کیا۔ تب عذاب آئے گا۔ مسلم الثبوت صـ ۲۸ میں لکھا ہے۔ ان الایعاد فی کلامہ تعالےٰ مقید بعدم العفو۔ کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہر وعید عدم عفو کی قید کے ساتھ مقید ہوتا ہے۔ اسی بنا پر ائمہ صادقین اس رنگ میں دعا کیا کرتے تھے۔ کہ یا من اذا وعد وفا و اذا توعد عفا (روح المعانی جلد ۲ صـ ۵۵ مصری) یعنی اے وہ پاک ذات کہ جب تو وعدہ کرتا ہے۔ تو پورا کرتا ہے اور جب وعید کرتا ہے۔ تو معاف فرما دیتا ہے۔ اور اسی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ من وعدہ اللہ علےٰ عملہ ثواباً فہو منجز لہ ومن وعدہ علیٰ عملہ عقاباً فہو بالخیار " یعنی اگر اللہ تعالےٰ کسی انعام کا وعدہ کرے۔ تو اسے ضرور پورا کرتا ہے ہاں اگر عذاب کا وعدہ کرے۔ تو پھر اسے اختیار ہے چاہے تو سزا دے۔ اور چاہے معاف کر دے۔

پس جبکہ مسلمانوں کو یہ مسلم ہے کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے عذاب الٰہی ٹل جاتا ہے۔ تو نہ معلوم "اہلحدیث" نے ڈپٹی عبد اللہ آتھم کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مشروط پیشگوئی پر اعتراض کر کے کیوں علم دین سے اپنی کھلی جہالت کا ثبوت دیا۔

بلادِ عربیہ میں البشریٰ کی اشاعت اور ہمارا فرض

آج سے اکتالیس سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اہلِ عرب کو پیغامِ حق پہونچانے کے لئے ایک کتاب البشریٰ تصنیف فرمائی۔ اور اس کے سرورق پر یہ شعر لکھا:

حمامتنا تطیر بریش شوقٍ وفی منقارھا تحف السلام
الیٰ وطن النبی حبیب ربی وسید رسلہ خیر الانام

یعنی ہمارا کبوتر محبت و اشتیاق کے پروں کے ساتھ ایسی حالت میں کہ اس کی چونچ میں سلام کے تحائف پڑے ہیں۔ میرے رب کے اس محبوب نبیؐ کے پیارے وطن کی طرف پرواز کر رہا ہے۔ جو تمام مخلوقات میں سے بہتر اور رسولوں کا سردار ہے۔

مولوی ابو العطاء صاحب فلسطین جانے لگے تو میں نے ان سے کہا ہمارا کوئی مشن بھی کامیابی سے تبلیغ و اشاعت میں اپنا فرض ادا نہیں کر سکے گا۔ جب تک اس کے پاس اخبار یا رسالہ نہ ہو۔ اور انہیں آمادہ کیا۔ کہ وہ اپنے عرصہ تبلیغ میں ایک رسالہ کا اجراء کریں۔ بعد میں بھی ان کو اس ضرورت کے متعلق میں خط لکھتا رہا۔ آخر انہوں نے اللہ تعالےٰ پر توکل کیا۔ اور ہمت کر کے ایک رسالہ کی اشاعت کا انتظام کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رسالہ البشریٰ کی یاد تازہ رکھنے کے لئے میں نے انہیں مشورہ دیا۔ کہ اسے البشریٰ کے نام سے موسوم کریں۔ تا یہ حمامتنا تطیر بریش شوقٍ کا مصداق بنے۔ اور الحمد للہ کہ اس البشریٰ نے میری توقعات سے بڑھ کر بلادِ عربیہ میں دعوتِ حق کے نغمے خوبصورت الحانوں میں گائے۔ اغیار سب اس کی قدر و قیمت کے معترف ہیں۔ اس کے ذریعہ نفیس سے نفیس مضامین کو شستہ زبان میں پبلک کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے۔ اس وقت تک یہ رسالہ سہ ماہی ہے۔ اور فاضل ابو العطاء صاحب نے اپنا ایک عربی پریس بھی قائم کر لیا ہے۔ تا طباعت کے کام میں سہولت رہے۔ اس طرح حیفا مشن خدا تعالےٰ کے فضل سے ایک مضبوط بنیاد پر قائم ہو چکا ہے۔ اگر احباب بھی بالمقابل شکر و امتنان کے جذبات کا اظہار کریں۔ تو اس رسالہ کو کامیابی سے چلانے میں فاضل موصوف کے لئے بہت کچھ سہولت بہم پہونچا سکتے ہیں۔ ان کے آخری خط سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مشن مطبع قائم کرنے کی وجہ سے مقروض ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے انہیں کچھ تشویش ہے۔ اگر ذی استطاعت احباب البشریٰ کو اپنے خرچ پر عربی ممالک میں مفت جاری کرائیں یا مطبع کے لئے مالی امداد دیں۔ تو ان کی اس سے حوصلہ افزائی ہو گی۔ میں اپنی طرف سے ان کی خدمت کے اعتراف اور خوشنودی کے اظہار میں اس رسالہ کی دوگنی قیمت ادا کرتا ہوں۔ اگرچہ یہ امداد ان کی خدمت کے بالمقابل بہت کم ہے۔ تاہم ان کے لئے بہت کچھ حوصلہ افزا ہے۔

خدا تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں عربی دان اصحاب کی ایک کافی تعداد ہے۔ جس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ ان کو اپنی علمی ترقی کے جاری رکھنے کا خاص خیال ہونا چاہئے۔ اور اس میں رسالہ البشریٰ انہیں بہت بڑی امداد دے سکتا ہے۔ کیونکہ وہ ایسے علاقہ سے شائع ہوتا ہے۔ جہاں عربی زبان بولی اور لکھی جاتی ہے۔ اور مروجہ اسلوب بیان اور محاورات پیش نظر رکھے جاتے ہیں۔ پس عربی جاننے والے احباب کو خصوصیت سے اس رسالہ کی خریداری کی طرف متوجہ ہو کر ہم خرما و ہم ثواب کے مصداق بننا چاہئے۔ یعنی ایک طرف تو اپنی علمی ترقی میں اس رسالہ سے امداد حاصل کرنی چاہئے۔ اور دوسری طرف اسے مضبوط بنیادوں پر قائم کرنے میں حصہ لینا چاہئے۔ اگر جماعت کے عربی دان احباب خصوصیت سے اس امر کی طرف توجہ کریں۔ اور البشریٰ کے نہ صرف خود خریدار بنیں۔ بلکہ اپنے حلقۂ اثر میں اس کی توسیع کی پر زور کوشش کریں۔ تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے تبلیغ احمدیت پہلے سے زیادہ عمدگی کے ساتھ بلادِ عربیہ کے اکناف میں پہونچ سکتی ہے۔ البشریٰ بلادِ عربیہ میں تبلیغ کا کامیاب حربہ ثابت ہو چکا ہے۔ اس لئے ہم جماعت کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ اس رسالہ کی توسیع اشاعت میں بالخصوص

انصار اللہ جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا قابلِ تعریف کام

۱۸ ستمبر انصار اللہ جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے کام کا معائنہ کیا گیا۔ مولوی نذیر احمد صاحب اس جماعت کے سکرٹری تبلیغ ہیں۔ انصار اللہ کی تعداد پچاس ہے۔ گذشتہ سال میں نے ۱۶ اگست کو معائنہ کیا تھا۔ انصار اللہ نظارت دعوت و تبلیغ کے لائحہ عمل کے مطابق بفضل تعالیٰ خوش اسلوبی سے کام کرتے رہے ہیں۔ سکرٹری صاحب نے انصار اللہ کی تربیت اور ان سے تبلیغ کا کام لینے میں پوری دلچسپی دکھلائی ہے۔ ایسا ہی لجنہ اماء اللہ کے کاموں میں بھی دلچسپی لیتے ہیں۔ اور دونوں کے کام کا ریکارڈ محفوظ رکھا ہے۔ انصار اللہ اور کارکنات لجنہ اماء اللہ باقاعدہ ہفتہ وار اپنا اجلاس منعقد کرتی ہیں۔ انصار اللہ کی حاضری نسبتاً کم ہے۔ پچاس میں سے نصف کے قریب ہفتہ واری اجلاس میں شریک ہوتے ہیں۔ لجنہ اماء اللہ کی حاضری ان سے زیادہ ہوتی ہے۔ دونوں فریق اپنی ٹریننگ کا کام بدستور کر رہے ہیں۔

بعض انصار اللہ کی تقریریں سننے کا مجھے موقعہ ملا ہے۔ جس سے مجھے خوشی ہوئی۔ مقررین ہونہار نوجوان ہیں۔ جنوری سے اگست کے اخیر تک ۹ تبلیغی وفود مختلف دیہات میں بھیجے گئے۔ ۲۰ دیہات اس عرصہ میں زیر تبلیغ رہے۔ نشر و اشاعت کا کام انصار اللہ سیالکوٹ کا بہت قابلِ قدر ہے۔ مذکورہ بالا عرصہ میں ۱۵۱۶۵ ٹریکٹ اور پوسٹر شایع کئے گئے۔ مرکز سے ۶۰۰۰ منگوائے گئے۔ اور باقی ۹۱۶۵ انصار اللہ نے اپنے خرچ پر مقامی حالات کے ماتحت سیالکوٹ میں شائع کرائے۔ تیس روپے اس اشاعت کے لئے شیخ ظہور احمد صاحب نے دیئے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ ٹریکٹوں کی اشاعت کے انتظام میں ان شروط کو پورے طور پر ملحوظ نہیں رکھا جاتا۔ جن کے متعلق بار بار اعلان کیا گیا ہے۔ مگر اب تمام احباب نے اپنے آپ کو مختلف حلقہ جات میں منظم کر لیا ہے۔ اور امید ہے کہ انشاء اللہ اس نقص کا بھی تدارک ہو جائے گا۔

احباب اکثر انصار اللہ کے جلسوں میں نیز عام تبلیغ میں دلچسپی لیتے ہیں۔ جس سے انصار اللہ کی ہمت بڑھنے کا سامان ان کی طرف سے مہیا ہوتا رہتا ہے۔ مختلف حلقوں میں بھی پبلک تقریروں کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس وقت تک سات پبلک جلسے ہوئے ہیں۔ مگر احرار ان جلسوں میں رخنہ ڈالتے ہیں۔ حالات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سیالکوٹ کی پبلک ٹریکٹوں کو دلچسپی سے پڑھتی ہے۔ اور مخالفت روز بروز کم ہو رہی ہے۔ غرض موجودہ سکرٹری تبلیغ اور ان کے انصار اللہ کا کام خوشکن ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ جن نقائص کی طرف میں نے توجہ دلائی ہے۔ یعنی ہفتہ واری اجلاس میں انصار اللہ کی حاضری کی کمی۔ اور معینہ شروط کے ماتحت ٹریکٹوں کی اشاعت میں تنظیم کا نقص۔ ان کا تدارک پورے اہتمام سے کیا جائیگا۔ وفود کا سلسلہ بھی استقلال سے جاری رکھا جائے۔ یہ اور بھی خوشی کا موجب ہے کہ انصار اللہ آل انڈیا نیشنل لیگ کے ممبر بھی ہیں۔

زین العابدین ناظر دعوت و تبلیغ

کارکنانِ تبلیغ کو اطلاع

دفتر میں سکرٹریانِ تبلیغ یا جماعت کے پریذیڈنٹوں کے جو پتے درج ہیں۔ ان کے مطابق ٹریکٹ دفتر سے بھیجے جاتے ہیں۔ لیکن بعض عہدہ داران کی تبدیلی یا وفات کے سبب پیکٹ واپس آ جاتے ہیں۔ اور دفتر کو خواہ مخواہ نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ اس لئے کارکنان تبلیغ کا فرض ہے۔ کہ اگر کوئی عہدہ دار تبدیل ہو جائے۔ یا فوت ہو جائے۔ تو اس کی جگہ نئے عہدہ دار کے تقرر سے دفتر کو فوراً اطلاع دیں۔ تا کہ دفتر میں رجسٹر پر پتوں کی درستی کر لی جایا کرے۔

خاکسار جنرل سکرٹری انصار اللہ قادیان

واقعات عالم پر نظر

۱۔ مسلمان کا خون (۲) چیونٹیاں جنگِ فرنگ ۳۔ ہندوستان کی پارلیمنٹ

الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے

(۱)

دنیا کی تاریخ میں ایک ایسا صفحہ ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ مسلمان کے قول پر اعتماد کیا۔ اور اس کے فعل کو نمونہ سمجھا جا سکتا ہے۔ مسلمان کا خون عرشِ الہٰی کو ہلاتا اور رب الافواج خود اس خون کا بدلہ لیتا ہے۔ اسی کی نسبت قرآنِ پاک میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ تم غالب رہوگے۔ اگر تم مومن رہو۔ مگر کیا یہ واقعہ نہیں۔ کہ اب خونِ مسلم کی ارزانی ہے۔ جب ہم ۱۹۱۹ء میں ولایت گئے۔ اس وقت مسلمان کا کچھ رعب تھا۔ مگر جب ۱۹۲۴ء میں واپس آئے۔ تو لیڈی لیٹن اور مسٹر کرشنا مورتی بھی ہمارے ہم سفر تھے۔ ان کے ہمراہ نوجوان ہندوؤں کی ایک جماعت تھی۔ ان میں سے ایک نے کہا۔ "ہم اب مسلمانوں کی پرواہ نہیں کرینگے۔ مسلمان اور انگریز دونوں کا مقابلہ کرینگے" حالات شاہد ہیں۔ کہ یہ خیال عملی جامہ پہن رہا ہے۔ اور اب مسلمان کی نہ اس کے پڑوسی کی نظر میں عزت ہے۔ نہ حکومت کی آنکھ میں وقار۔ اور خدا کا فضل بھی اس کی حمایت میں معلوم نہیں ہوتا۔

ان حالات کو دیکھتے ہوئے وہ لوگ جو بات بات میں "مسلمان اپنے خون کا آخری قطرہ بہا دینگے" کی رٹ لگاتے ہیں۔ بولنے سے پہلے اپنے الفاظ کو تول لیا کریں۔ مسلمان کے خون کی اس وقت تک کوئی قیمت نہیں۔ جب تک (۱) خدا کے بتائے ہوئے طریق پر عمل کر کے ایک مرکز سے ایک امام کے ماتحت اور صحیح ایمان کے ساتھ کام نہ کریں۔ (۲) مسلمانوں کا ہر گروہ اپنی مذہبی حیثیت۔ مذہبی عقائد۔ مذہبی تبلیغ کی آزادی کو قائم رکھتے ہوئے قومی مفاد کے لئے ایک دوسرے سے سیاسی اتحاد کی رسی پکڑنے میں متحد و متفق ہو جائے۔ (۳) ان ملاؤں ان شاعروں ان غداروں کو جو احرار بنکر اسلامی قومیت کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ کوئی عزت نہ دی جائے۔ اب جبکہ خلافت۔ ہجرت۔ عدم تعاون۔ کشمیر۔ تبلیغ کانفرنس وغیرہ کے احراری پروگرام کا راز مسجد شہید گنج نے فاش کر دیا ہے۔ اس گداگر گروہ کو دوبارہ آگے آنے کا موقعہ نہ دیا جائے۔ (۴) تشدد اور قانون شکنی کی مہموں سے پرہیز کیا جائے۔ اور استقلال کے ساتھ طے شدہ پالیسی پر عمل کیا جائے۔ اور مخالفینِ اسلام کو ہنسی کا موقعہ نہ دیا جائے جیسا کہ بے اصول احرار نے دیا۔ اور دلایا ہے۔ جب ان امور پر عمل ہوگا۔ تو مسلمان مسلمان بننے کی طرف قدم اٹھائینگے۔ اور ان کے خون کی پھر وہی قیمت ہوگی۔ جو پہلے تھی۔

(۲)

ہمارے دوست ہنگری کے رہنے والے ڈاکٹر فرزلی نے ایک کتاب چیونٹیاں لکھی تھی اس میں یورپ کی طاقتوں کی فراہمی سامانِ حرب خفیہ تیاریوں رقابتوں اور خونریز موت افزا آلاتِ حرب کی ایجاد کو چیونٹیوں کے نام سے پیش کیا تھا۔ ہم اپنے دفتر میں بیٹھے تھے۔ کہ چھت سے چیونٹیوں نے یکدم بارش کی طرح گرنا شروع کر دیا۔ ہر گرنے والی چیونٹی ایک حریف کے ساتھ برسرپیکار تھی۔ اور فرش پر گرنے کے بعد بھی زبردست کی پکڑ بدستور تھی۔ جو زیردست کو موت کے گھاٹ اتارے بغیر نہ چھوڑنا چاہتا تھا۔ اس نظارہ نے ہم کو یورپ کی موجودہ حالت کی طرف متوجہ کیا۔ ہم نے مجلس اقوام کی تازہ تقاریر کا جائزہ لیا۔ ایم لوال کی آخری تقریر کو غور سے پڑھا۔ اور جنگی بیڑوں اور افواج کی نقل و حرکت کو دیکھکر جنگِ فرنگ کی چیونٹیوں کے پر نکلتے دیکھے۔ استعارات برطرف۔ حقیقت حال یہ ہے۔ کہ امریکہ کے جنگی بیڑے خفیہ طور پر بحر اوقیانوس اور بحر الکاہل میں مشق کر رہے ہیں۔ دو چھوٹے چھوٹے جزیرے وسط بحر الکاہل میں امریکہ کو مل گئے ہیں۔ ان کو مسلح کر کے وہاں ہوائی مرکز قائم کیا گیا ہے۔ اور ہانولولو میں بحری مرکز پہلے سے قائم ہے۔ جرمن بیڑا پہلی مرتبہ جنگ کے بعد بحیرہ شمالی میں نمودار ہوا ہے برطانوی آہن پوش حیفا۔ جبل الطارق۔ سکندریہ قبرص۔ عدن۔ مالٹا ہر جگہ معہ آرا ہیں۔ اطالوی بیڑے کا ایک حصہ بحیرہ قلزم میں داخل ہو گیا ہے۔ اس کا کام خلیج عدن۔ بحر ہند۔ بحیرہ قلزم کی نگہداشت ہے۔ فرانس اٹلی سے [illegible] دوستانہ بھی رکھنا چاہتا ہے۔ اور برطانیہ اور لیگ کو بھی نہیں چھوڑنا چاہتا دنیا کی رائے اٹلی کے خلاف سخت ہو رہی ہے مگر مسولینی کے وہی دم خم ہیں۔ چیونٹیوں کی جنگ کے لئے حبشہ کی سنگھاسن تیار ہے اطالیہ پراپیگنڈا میں معروف ہے کہ ایبے سینیا تخت وحشیانہ حرکات کا مرتکب ہوتا۔ غلاموں کی تجارت کرتا۔ بے رحم۔ بے علمی کا ملک اور ہر طرح غیر مہذب ہے۔ اس کو تہذیب سکھانے کا کام روما کے سپرد کیا جائے۔ حبش کے ملکہ و بادشاہ بے تار برقی آلہ نشر صوت کے ساتھ ایک طرف اپنے یورپی نمائندوں کے ذریعے دوسری طرف اور دوستوں کا اجتماع کر کے تیسری طرف اٹالین دانتوں کے نیچے آنے سے بچنے کی کوششیں کر رہے ہیں۔ سوئٹزرلینڈ سے ۳۰ ہزار پونڈ کا سامانِ حرب خریدا ہے اور گو آگ برسانے والے سامان ان کے پاس کم ہیں۔ مگر تلوار و بھالا والے سوار بکثرت آ رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ مغربی سرحد کے راستہ ۷ ہزار سپاہی عرب کا حلیف حبشہ میں داخل ہو چکا ہے۔ اور ہر طرف مسیحیوں کے علاوہ مسلمانوں میں بھی بہت جوش ہے۔ ایبے سینیا کا مسلمان ہوشیار محنتی اور مالدار تاجر ہے۔ اور اس جنگ میں مسیحی حکمران کا وفادار سالمتی ہے حبش پرورش یا اس ملک کی سیاسی تقسیم جس کے لئے ابھی تک کوشش ہو رہی ہے۔ آنیوالے جنگِ عظیم کا وقت پیچھے کر رہی ہے۔ مگر اُسے روک نہیں سکتی۔ آسمان کی تجویز یہی معلوم ہوتی ہے۔ کہ انسانوں کے آرام میں خلل انداز ہونے والی بلندیوں سے اتر کر دنیا کے میدانوں اور وادیوں میں پھیل جانے کے بعد بھی حرص و آز کا شکار چیونٹیاں ایک بار پھر جنگِ فرنگ میں مبتلاء ہوں۔ اور ظالم کیفر کردار کو پہونچے۔

(۳)

مجلس واضع قوانین ہند کو اگر ہندوستان کی پارلیمنٹ کہا جائے۔ تو موزوں ہے۔ اس پارلیمان کے اجلاس آج کل شملہ میں ہو رہے ہیں۔ اور حکومت کو ترمیم کریمنل لاء پر موسم کی پہلی شکست ہوئی ہے۔ اسمبلی میں اگرچہ حکومت کے ممبروں نے حق وفاداری کما حقہٗ ادا کیا۔ مگر ملک نے اس قانون کا جو بے محل۔ بے جا۔ غیر منصفانہ استعمال دیکھا ہے۔ اس کی موجودگی میں وہ اس کے دوبارہ اجراء کے حق میں نہیں۔ اس قانون نے آزاد نکتہ چینی کا گلا دبایا ہے۔ بہت سے اخبار اس کا شکار ہوئے ہیں۔ اور مسجد شہید گنج کے فسادات اور [illegible] پر اس حربہ کے [illegible] یافتہ ارباب اختیار کے ہاتھ میں اس کو خطرناک بنایا ہے۔ ہم نے قادیان میں جو تجربہ کیا ہے۔ اور جو کچھ دیکھ رہے ہیں۔ وہ کافی سبق ہے۔ کانگریس پر ظلم کرنیکے عادی افسر وفادار جماعت سے انگلستان سے تعلق محبت توڑنے کے لئے مقرر کئے جاتے ہیں۔ احمدی جوش ہیں رہتے ہیں۔ قانون شکنی نہ ان کے مذہب میں جائز نہ انہوں نے کبھی اس پر کسی وقت عمل کیا۔ حکومتِ پنجاب دفعہ ۱۴۴ کا جو باغی جماعتوں کی سرکوبی کے لئے وضع کی گئی تھی۔ امن پسند وفادار قادیان میں۔ قانون شکن احرار کی حمایت میں بلا وجہ بلا سبب دو مرتبہ چھ ماہ میں نافذ کرتی ہے۔ گورنمنٹ میں گورنر ہو۔ کونسل ہو۔ پنچایت ہو۔ ہر صاحب خانہ کا اندرونی انتظام حکومت کے طرز پر ہو۔ دیال باغ ہر جھگڑے اور ہر انتظام کو خود طے کرے۔ تو متوازی حکومت نہیں بنتی۔ مگر قادیان کے مختلف شعبہ جات کو حکومت کے مدِ مقابل خیال کیا جاتا ہے۔ کتنی فوج کے جرنیل کرنیل۔ رضا کار و مہابیر دل کے مسلح افسر نہ قانون کی زد میں آتے نہ ان کو "فوج" سمجھا جاتا ہے۔ مگر "احمدیہ کور" کو احمدیوں کی جنگی پیرٹ پر ڈال اور نئی مجوزہ حکومت کی افواجِ قاہرہ کا ہراول تصور کیا جاتا ہے۔ قادیانی کتب کے نام اگر "تارپیڈو" اور "مشین گن" ہوں۔ تو کھلبلی پڑ جاتی ہے یہ اسلئے کہ جہانبانی حکمرانی کا ملکہ اب افسوس کہ منصف انگلستان کے بعض نمائندوں میں پہلے کا سا نہیں۔ اسلئے جب ملک کو حکومت خود اختیاری دیجا رہی ہے۔ اور انکی تربیت اہل ملک کی ملک پر ملک کیلئے حکومت کیواسطے کیجاتی ہے تو ایسے قانون کے متعلق جس کا تجربہ ان امن پسند وفاداران سرکار کو بھی نہایت تلخ ہے جنہیں ہر جگہ سرکار پرست اور خوشامدی کہا گیا تھا۔ اس کا دوبارہ ...

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر حضرت مسیح ناصری کی توہین کا غلط الزام

مخالفین احمدیت جہاں اور بہت سی غلط باتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب کرکے لوگوں کو بہکاتے اور گمراہ کرتے ہیں - وہاں ایک بات یہ بھی پیش کرتے ہیں کہ آپ نے نعوذ باللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی ہے۔ قطع نظر ان تحریرات کے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مسیح ناصری ؑ کی تعریف اور آپ کی شان میں لکھی ہیں - اگر ایک بات پر غور کرلیا جائے - تو مخالفین کا اعتراض فوراً باطل ہو جاتا ہے اور یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے - کہ آپ پر یہ اعتراض محض تعصب اور عداوت کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔

یہ ناممکن ہے کہ ایک شخص اپنے آپکو کسی دوسرے شخص جیسا قرار دے - اس کی صفات اور خوبیاں اپنے وجود میں ثابت کرے اور پھر اسی کی اہانت بھی کرے - اس کا تو یہ مطلب ہوگا کہ وہ اہانت کرنے والا شخص دوسرے کی توہین نہیں کر رہا - بلکہ اپنی توہین کر رہا ہے - اب غور کریں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ کیا تھا - آپ کا دعویٰ تھا - کہ مجھے خدا تعالیٰ نے مثیل مسیح بنایا ہے - یعنی ان کی خوبیاں اور صفات عطا فرمائی ہیں - اور حضور نے اپنی متعدد کتب میں اس مماثلت کو ظاہر فرمایا ہے - پس جس حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آپ کو مثیل مسیح ناصری ؑ قرار دیتے ہیں - اور ان کی خو بو اور ان کی صفات اپنے اندر بتاتے ہیں یہ کس طرح ممکن ہے کہ حضرت مسیح ناصری ؑ کی توہین کریں - اسی امر کو بیان کرتے ہوئے آپ تحریر فرماتے ہیں۔

"مَیں مسیح ابن مریم ؑ کی بہت عزت کرتا ہوں کیونکہ مَیں روحانیت کی رو سے اسلام میں خاتم الخلفاء ہوں جیسا کہ مسیح ابن مریم اسرائیلی سلسلہ کے لئے خاتم الخلفاء تھا - موسیٰ ؑ کے سلسلہ میں ابن مریم مسیح موعود تھا اور محمدی سلسلہ میں مَیں مسیح موعود ہوں - سو میں اس کی عزت کرتا ہوں جس کا ہمنام ہوں اور مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا" کشتی نوح صفحہ ۱۶

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے - کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت مسیح ناصری کی پوری پوری عزت کرتے ہیں اور اپنے آپ کی ان کے ساتھ مماثلت قرار دیتے ہیں اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک اور جگہ فرماتے ہیں - "ہم اس بات کے لئے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا سچا اور پاک اور راستباز نبی مانیں اور ان کی نبوت پر ایمان لائیں سو ہماری کسی کتاب میں کوئی ایسا لفظ بھی نہیں ہے جو ان کی شانِ بزرگ کے خلاف ہو اور اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ دھوکا کھانے والا اور جھوٹا ہے" (ایام الصلح ٹائیٹل پیج) پھر فرماتے ہیں - "میں یقین رکھتا ہوں کہ کوئی انسان حسین ؓ جیسے یا حضرت عیسیٰ ؑ جیسے راستباز پر بدزبانی کرکے ایک رات بھی زندہ نہیں رہ سکتا - اور وعید من عادیٰ ولیًّا دست بدست اس کو پکڑ لیتا ہے"۔ (اعجاز احمدی صفحہ ۳۸)

ان بین اور واضح عبارتوں کے ہوتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ افترا باندھنا کہ آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی ہے - کیا یہ معاندین کی حق پوشی اور خیانت کی کھلی کھلی دلیل نہیں ہے - جس سے ظاہر ہے کہ ان لوگوں کو صداقت سے عداوت ہے - اور تعصب عناد اور ذاتی اغراض نے ان کو اس حد تک مجبور کر دیا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے ایک مامور و مرسل پر افترا باندھنے سے بھی نہیں ڈرتے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جنت میں داخل ہونے والوں میں شمار کرتے اور محترم - نبی اور راستباز مانتے ہیں - جیسا کہ آپ نے فرمایا۔

ابن مریم مرگیا حق کی قسم
داخل جنت ہوا وہ محترم

کیا جس شخص کی توہین کی جائے اس کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ وہ محترم ہے اور جنت میں داخل ہونے والوں میں سے ہے - انصاف پسند طبائع اور سعید فطرتیں غور کریں۔

ملک محمد عبداللہ مولوی فاضل از میسور

تبلیغ دین کیلئے وقف کنندگان

احباب کو معلوم ہے کہ اس وقت تک کئی سو اشخاص اپنے اوقات فارغ کرکے خدمت دین کی خاطر پیش کر چکے ہیں - اور خدا کے فضل سے اس وقت تک جن کو خدمت دین کا موقع ملا ہے - انہوں نے ایسی لذت اور حلاوت محسوس کی ہے کہ وہ وقف کردہ عرصہ کے گذرنے کے بعد افسوس کرتے ہیں - کہ کاش اس سے زیادہ وقت وہ فارغ کرسکتے - ان دنوں جب کہ تحریک جدید کے زیر انتظام تبلیغ کا کام وسیع ہو رہا ہے - ضرورت ہے کہ احباب خاص طور پر کوشش کرکے اپنے اوقات خدمت سلسلہ کے لئے وقف کریں - تا ان کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک کے پہلے سال میں ہی خدمت کا موقع مل جائے - اگر کوئی ایسے دوست بھی ہوں کہ جنہوں نے اس سے قبل کچھ عرصہ وقف کیا ہو - اور دفتر کی طرف سے ان کو یاددہانی نہ کرائی جاسکی ہو - تو ایسے دوست بھی ازخود اپنے متعلق دوبارہ اطلاع دے دیں - تا ایسا نہ ہو کہ وہ خدمت سے محروم رہ جائیں۔

بعض دوستوں نے کچھ عرصہ وقف تو کیا ہے - لیکن یہ تعین نہیں کی کہ وہ کس تاریخ سے تیار ہو سکتے ہیں - وہ بھی تاریخ کی تعیین کر دیں - اور جن دوستوں نے یہ لکھا ہے کہ وہ ہر وقت تیار ہیں - ان کے لئے بھی یہ عظیم الشان موقعہ ہے - کہ اگر وہ ان دنوں خدمتِ سلسلہ کے لئے تیار ہوں اور کوئی روکاوٹ پیش نہ ہو - تو اطلاع دیں - تا ان سے ان دنوں کام لیا جا سکے۔ (انچارج تحریک جدید)

مبلغ انگلستان بغداد میں

مولوی محمد یار صاحب عارف مبلغ انگلستان ۲۴ ؍ اگست صبح ۱/۲ ۹ بجے بذریعہ موٹر تشریف لائے - آپکے آنے کی اطلاع مولوی ابو العطاء صاحب نے پہلے سے ہمیں دیدی تھی - سب دوست مولوی صاحب کے استقبال کے لئے جمع تھے - آپ کی تشریف آوری پر ایک عرب دوست نے تقریر کی - جس کا جواب مولوی صاحب نے عربی میں دیا - تمام دن لوگ ملاقات کے لئے آتے رہے۔

۲۵ ؍ اگست - مولوی صاحب امام اعظم ابو حنیفہ رح کے مزار پر خاکسار کے ہمراہ گئے - کلیۃ الاعظمیہ میں ایک بہت بڑے عالم سے مولوی صاحب کا تبادلہ خیالات ہوا - بحث تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہی - موضوع امکان نبوت بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا۔

۲۶ ؍ اگست کو مولوی صاحب کے اعزاز میں جماعت بغداد کی طرف سے ٹی پارٹی دی گئی ساٹھ کے قریب احباب تشریف لائے - مولوی صاحب نے پونا گھنٹہ تقریر کی - جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کا ذکر کیا۔

۲۷ ؍ اگست انڈین ایسوسی ایشن بغداد میں مولوی صاحب کو لیکچر کے لئے مدعو کیا گیا تھا - موضوع ہندوستانیوں کو غیر ممالک میں کس طرح رہنا چاہئے تھا - لیکچر انگریزی میں تھا - اس کے علاوہ بھی مولوی صاحب نے تقریریں کیں اور اس طرح تبلیغ کا بہت اچھا موقع ملا۔

[illegible] سیکرٹری انجمن احمدیہ بغداد

ہماری "اونٹ مارکہ" جرابیں آپ کہاں سے خرید سکتے ہیں؟

ذیل کے دوکاندار ہماری تیار کردہ "اونٹ مارکہ" جرابیں فروخت کر کے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ آپ بھی اس فہرست میں شامل ہو کر فائدہ اٹھائیں۔ نرخنامہ اور شرائط کاروبار کے لئے کمپنی سے خط و کتابت کریں

نام شہر	نمبر شمار	نام دوکاندار
نوشہرہ چھاؤنی	۱	مسٹر بشیر احمد۔ انجن شیڈ۔
راولپنڈی	۲	شیخ مولا بخش۔ عنایت اللہ۔ راجہ بازار۔
"	۳	شیخ محمد صالح۔ عبدالواحد " "
"	۴	حاجی چراغدین۔ عبدالغنی " "
جہلم	۵	شیخ قمر دین۔ فضل حق بازار کلاں
"	۶	نرپت رائے۔ خیراتی لعل "
گجرات	۷	شیخ کرم دین۔ فضل حسین۔
"	۸	شیخ الٰہی بخش۔ رحیم بخش۔
وزیرآباد	۹	شیخ اللہ رکھا۔ غلام حسین۔
"	۱۰	شیخ فضل کریم۔ محمد رمضان۔
"	۱۱	ملک راج رام پرکاش۔
لائلپور	۱۲	شیخ محمد یوسف۔ تاجر۔
گوجرانوالہ	۱۳	فینسی گڈس شاپ۔
"	۱۴	کرشنا سٹورز
شیخوپورہ	۱۵	جنرل بھارت سٹورز۔
لاہور	۱۶	شاہ شجاع برادرز۔ انارکلی۔
"	۱۷	ملک ہاؤس اندرون بھاٹی دروازہ۔
"	۱۸	نظر محمد۔ محمد اقبال۔ قلعہ گوجر سنگھ۔
"	۱۹	رحمٰن برادرز۔ اندرون دہلی دروازہ۔
"	۲۰	شیخ فتح محمد۔ متصل تھانہ مزنگ۔
"	۲۱	کانشی رام۔ بھگوانداس۔ گڑھی شاہو۔
منٹگمری	۲۲	شیخ عزیز بخش اینڈ سنز۔ پاکپتن بازار۔
"	۲۳	زمیندار ہاؤس۔
"	۲۴	گنگوہ ہاؤس۔
دیپالپور	۲۵	سید حامد حسین جنرل مرچنٹ۔
پاکپتن	۲۶	فیض ہاؤس۔
"	۲۷	چوہدری دی ہٹی۔
"	۲۸	ہیمراج گھمنڈی رام

نام شہر	نمبر شمار	نام دوکاندار
ملتان شہر	۲۹	نور بھائی قادر بھائی اینڈ سنز
بہاولپور	۳۰	چھتہ رام۔ کشن چند۔
"	۳۱	حاجی شیخ احمد بخش اینڈ سنز
"	۳۲	پوکھر داس۔ تیرتھ داس۔
بکلوہ چھاؤنی	۳۳	قمرالدین اینڈ سنز۔
بٹالہ	۳۴	گردھاری لعل چرنجیت۔
"	۳۵	دولت رام۔ منوہر لعل۔
سیالکوٹ شہر	۳۶	شیخ نور الٰہی جنرل مرچنٹ۔
"	۳۷	لعل چند اینڈ کو۔
"	۳۸	نیشنل سوادیشی سٹورز۔
موداہا (ہمیرپور)	۳۹	ایم۔ محمد شفیع جنرل مرچنٹ۔
حیدرآباد (دکن)	۴۰	محمد اعظم۔ معین الدین۔ عابد بلڈنگ۔
بھاگلپور سٹی	۴۱	گریجوایٹ برادرز اینڈ کو۔
دارجیلنگ	۴۲	محمد صدیق۔ محمد رفیق۔ چوک بازار۔
میرٹھ شہر	۴۳	سیٹھ رامداس۔ گپتا دہلی بازار۔
میرٹھ چھاؤنی	۴۴	توصیف الٰہی جنرل مرچنٹ۔ صدر بازار۔
اوڑ (جالندھر)	۴۵	سردار علی راول۔
ڈیرہ دون	۴۶	ایف۔ آر۔ آئی۔ کواپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ
شملہ	۴۷	شیخ خادم حسین نیاز۔
سرینگر	۴۸	ایمپائر ٹریڈنگ ہاؤس۔ جبہ کدل۔
لداخ	۴۹	شیخ عبدالرزاق۔ عبدالحکیم۔
روز ہل (ماریشس)	۵۰	ایم عبدالسبحان عقلو۔
نیروبی (افریقہ)	۵۱	شیخ غلام فرید۔ پوسٹ بکس ۵۵۴
کمپالہ (")	۵۲	ملک نصر اللہ خاں " " ۲۷
جنجہ (")	۵۳	دھرمشی ہیمراج " " ۱۰۷
مانڈلے (برما)	۵۴	ماسٹر کریم بخش ٹیلرنگ شاپ۔
چنودی (مرادآباد)	۵۵	ایم طفیل احمد صاحب۔

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ۔ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

طہران ۱۶ ستمبر - اعلیٰ حضرت رضا شاہ پہلوی جالوس اور سواحل بحر الخزر وغیرہ کے دورہ پر روانہ ہو گئے - آپ حربی مناورکا معائنہ کریں گے -

طہران ۱۶ ستمبر - ایرانی اخبارات میں اطالیہ اور حبشہ کی جنگ کے متعلق آتش ریز مقالات شائع ہو رہے ہیں - ایک اخبار نے لکھا ہے - کہ حبشہ اور اطالیہ کے درمیان جنگ ہو کر رہے گی - اس کا اثر دنیا کے تمام ممالک پر پڑے گا - اس خطرہ کے پیش نظر حکومت ایران نے سرحدات پر فوجیں دوگنی کر دی ہیں

اسکندریہ ۱۷ ستمبر - مصر کے اخبارات نے روم سے آمدہ ایک تار شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ پوپ نے ایک تقریر میں کہا ہے - ابے سینیا اور اٹلی کی مہم اور آئندہ جنگ اٹلی کی بستیوں کی توسیع کے لئے بہت ضروری اور ناگزیر ہے - پوپ نے یہ بھی کہا کہ مذہب ایسی جنگوں کی اجازت دیتا ہے -

احمد آباد ۱۷ ستمبر - معلوم ہوا ہے گورنمنٹ نے باردولی آشرم کو جسے تحریک سول نافرمانی کے دوران میں ضبط کر لیا گیا تھا - واپس کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے

شملہ ۱۶ ستمبر - آج یہاں مسلم ارکان اسمبلی کا ایک اجلاس مسجد شہید گنج کے سلسلہ پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوا - تمام ارکان نے متفقہ طور پر اپنے پنجابی بھائیوں سے اظہار ہمدردی کیا - اور کہا کہ حکومت کو چاہئے کہ وہ جلد از جلد یہ مسجد مسلمانوں کے حوالے کر دے - حکومت پنجاب حکومت ہند اور سکھ لیڈروں سے گفت و شنید کرنے کے لئے ایک کمیٹی کا تقرر عمل میں لایا گیا - یہ کمیٹی پیش نظر مسئلہ کا صحیح حل سوچنے کے علاوہ مسجد کی واپسی کے لئے کوشش کرے گی -

لنڈن ۱۷ ستمبر - جزائر سسلی میں تمام رات ایک خوف ناک طوفان باد کا دور دورہ رہا - جس کی رفتار ۹۲ میل فی گھنٹہ تھی - آندھی اندرون جزیرہ میں ۷۰ میل فی گھنٹہ اور جنوبی ساحل پر ۴۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتی رہی - ایسا جھکڑ گزشتہ بیس سال میں نہیں آیا ہے - لنگر میں متعدد جہاز خوف ناک آندھی کا مقابلہ کر کے اپنے بچاؤ کی جدوجہد کر رہے ہیں - اس بات کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے - کہ "برامٹن نامی" ایک جہاز جس نے درد انگیز دس منٹ سے خطرہ کے اشارات کرنے شروع کئے غرق ہو گیا ہے - جہاز کا عارضی کپتان بھی پانی کی لہروں کے سپرد ہو گیا ہے چار ہزار ٹن کا لورپول جہاز "میری کنگسلے" نامی جس کے ساتھ پچاس جہازوں کا بیڑہ اور کچھ مسافر تھے - اور جو لوگو موٹو کو لے کر مغربی افریقہ کو جا رہا تھا - سسلی سے ۸۰ میل کے فاصلہ پر سخت مصیبت میں ہے - لنڈن کا بہت بڑا جہاز "فرینک" بھی اسی پریشانی کا مقابلہ کر رہا ہے - "ہوکیس سٹیمر" اور "کریک شاٹ" کا بھی یہی حال ہے - جزیرہ میں ایک ہیجان ہے - لوگوں نے تمام رات جاگ کر کاٹی - آندھی مکانات کو منہدم کر رہی ہے

راولپنڈی ۱۷ ستمبر - آج مقامی پولیس نے مولانا خدا بخش اظہر امرتسری جنرل سکرٹری مجلس استقبالیہ شہید گنج کانفرنس کو زیر دفعہ ۱۲۴ تعزیرات ہند گرفتار کر لیا - آپ کے خلاف الزام یہ ہے کہ آپ نے مسجد شہید گنج کے متعلق باغیانہ تقریر کی - مولوی عنایت اللہ پسروری صدر مجلس تحفظ مسجد کو بھی گذشتہ شب گرفتار کر لیا گیا ہے -

شملہ ۱۷ ستمبر - ایک سرکاری بیان سے ظاہر ہے - کہ سر اوٹو نیمیر جی - بی - ای کے سی بی نے وزیر ہند کی دعوت کو منظور کر لیا ہے - کہ وہ ہندوستان میں اصلاحات جدیدہ کے نفاذ سے قبل صوبوں اور مرکز کی فنانشل پوزیشن کا صحیح صحیح جائزہ لیں -

لنڈن ۱۷ ستمبر - سائینور مولینی نے اخبار "مارننگ پوسٹ" کے نامہ نگار مقیم روما سے کہا - یہ کبھی نہیں ہو سکتا - کہ اٹلی اور برطانیہ جن کے صدیوں سے دوستانہ تعلقات رہے ہیں - باہم دگر برسر پیکار ہو جائیں -

پیرس ۱۷ ستمبر - جنیوا سے آمدہ ایک تار مظہر ہے - کہ اٹلی افریقہ کے خلاف مخاصمت کو ترک کر دینے کے لئے تیار ہے - اگر برطانیہ یورپ کے امن کے قیام کا ذمہ لے - نیز اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ اب تمام بات برطانیہ کے فرانسیسی استصواب کے جواب پر منحصر ہے جس کا انتظار کیا جا رہا ہے -

شملہ ۱۶ ستمبر - آج گورنر پنجاب کلو روانہ ہو گئے - وہ شملہ ۲۸ ستمبر کو واپس آئیں گے -

نرمبرگ ۱۷ ستمبر - ہر ہٹلر نے نازی پارٹی کانگرس کے اختتام پر تقریر کرتے ہوئے کہا - جمہوری طرز حکومت - یہودی بالشویزم کے فنا ہونے سے قبل ہی شکستہ ہو جائے گی - شخصی حکومت اور عیسائی مذہب ان دو قسم کے حملوں کی مدافعت سے قاصر رہے ہیں - ماہران اقتصادیات پروفیسر - آرٹسٹ اور دکاندار جرمنی کو تباہی کے گڑھے میں گرنے سے نہیں بچا سکتے - اسے صرف نازی پارٹی کے سیاسی جانباز ہی بچا سکتے ہیں -

بمبئی ۱۷ ستمبر - کئی نواحی دیہات سے زلزلہ کے زبردست جھٹکے محسوس ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے - بیان کیا جاتا ہے - کہ لوگ بے اختیار چونک پڑے - کسی قسم کے نقصان کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی -

شملہ ۱۷ ستمبر - اس وقت وادی گمنداب میں فوج کی کل تعداد تقریباً ۱۲ ہزار ہے - اس کے علاوہ تین ہزار اشخاص انتظامی ڈیوٹی پر ہیں -

جنیوا ۱۷ ستمبر - لیگ اسمبلی میں افغان نمائندہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا - مجھے لیگ پر کامل اعتماد ہے اور مجھے امید ہے - کہ اٹلی اور ابی سینیا کے اختلافات کا تصفیہ انصاف اور مساوی حقوق کی بنا پر ہو جائے گا -

امرتسر ۱۷ ستمبر - پیر جماعت علی شاہ صاحب نے آج امرتسر تشریف لائے ریلوے سٹیشن پر آپ کا پرجوش استقبال کیا گیا - رات کو مسجد خیر الدین میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا گیا - جس میں آپ نے تقریر کی - اور ۲۰ ستمبر کو پرزور طریق پر احتجاج کرانے کی تلقین کی -

سری نگر ۱۷ ستمبر - آج مہاراجہ صاحب کشمیر بذریعہ ہوائی جہاز یورپ سے سرینگر پہنچ گئے

دہلی ۱۷ ستمبر - معلوم ہوا ہے - کہ پنڈت جواہر لال نہرو لکھنؤ کانگرس میں شریک ہونے کے لئے ہندوستان نہیں آ سکیں گے -

برلن ۱۷ ستمبر - ہر ہٹلر نے نازی پارٹی کے لیڈروں کو حکم دیا ہے - کہ وہ کسی جرمن کو یہودیوں کے خلاف دہشت انگیزی کی اجازت نہ دیں - کیونکہ اب یہودیوں کو جرمنی میں اپنی علیحدہ قومی زندگی بسر کرنے کا موقع دیا جانا چاہیئے

امرتسر ۱۷ ستمبر - گیہوں تیار ۲ روپے ۵ آنے - نخود تیار ۲ روپے ۸ آنہ چھ پائی - سونا دیسی ۳۵ روپے ۹ آنے - چاندی دیسی ۶۵ روپے ۱۲ آنے

نئی دہلی ۱۷ ستمبر - معلوم ہوا ہے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں غیر ممالک میں ہندوستان کے حق میں پراپیگنڈا کرنے کے سوال پر غور کیا جائے گا -

بمبئی ۱۷ ستمبر - گذشتہ شب ایک فلم کی نمائش پر جس میں پارسی عورتوں نے کام کیا ہے - پارسیوں نے مخالفانہ مظاہرے کئے جس کے نتیجہ میں تین پارسیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے -

الہ آباد ۱۷ ستمبر - مسٹر ورمن چیبرجی ۲۷ گھنٹے مسلسل تیرتا رہا - امید ہے کہ وہ ۵۶ گھنٹے مسلسل تیرنے کا ریکارڈ بھی پایہ تکمیل کو پہنچا دے گا -

امرتسر ۱۷ ستمبر - امرتسر میں ہیضہ پھوٹ نکلا ہے - ایک خاندان کے سارے افراد ہیضہ سے ہلاک ہو گئے -

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر - غلام نبی